عوامی غلط فہمیاں
اور
ان کی اصلاح

مصنف
مولانا تطہیر احمد رضوی

تصحیح ترتیب جدید
محمد رضاء الحسن قادری

دارالاسلام ۔ لاہور
0321-9425765

(انور) ۲۰۰۶ء میں لی۔

عوامی غلط فہمیاں

اور

اُن کی اِصلاح

مصنف

مولانا تطہیر احمد رضوی بریلوی

مُدَّظِلُّہُ العَالِی

ترتیب جدید اتصحیح

محمد رضاء الحسن قادری

غَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ

دارُالاسلام

جامع مسجد ومحلہ رُوحی، اندرون بھاٹی دروازہ، لاہور-5400

فون:0321-9425765

نس بندی کرانے والے کی امامت کا حکم

کچھ لوگ خیال کرتے ہیں کہ جس نے نس بندی کرالی اب وہ زندگی بھر نماز نہیں پڑھا سکتا حالاں کہ ایسا نہیں، بلکہ اسلام میں جس طرح اور گناہوں کی توبہ ہے اسی طرح اس گناہ کی بھی توبہ ہے۔ یعنی جس کی نس بندی ہو چکی ہے اگر وہ صدق دل سے علانیہ توبہ کرے اور حرام کاریوں سے باز رہے تو اس کے پیچھے نماز پڑھی جاسکتی ہے۔ (فتاوی فیض الرسول ۲۷۷/۱)

بول چال میں کفریہ کلمات کا استعمال

اکثر لوگ روزمرہ کی گفتگو میں کئی کئی کلمات کفر کہہ دیتے ہیں۔ گویا ایمان سے محروم ہو جاتے ہیں۔ یہ یاد رہے کہ ہر گناہ کی بخشش ہے، لیکن اگر جان بوجھ کر کفر بک دیا تو بخشش و مغفرت اور جنت میں جانے کی کوئی صورت نہیں، بلکہ ہمیشہ جہنم میں جلنا پڑے گا۔

حدیث شریف میں حضور ﷺ نے فرمایا کہ ''شام کو آدمی مؤمن ہوگا تو سویرے کافر اور صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر۔''

کلمات کفر کتنے ہیں اور کس کس بات سے کفر لازم آتا ہے۔ اس سب کو بیان کرنا تو امر محال ہے، مگر ہم اپنے عوام بھائیوں کے لیے چند ہدایات لکھے دیتے ہیں۔ ان شاء اللہ ان پر عمل کرنے سے ایمان سلامت رہے گا۔

1- آپ باادب ہو جائیں۔ اللہ تعالیٰ، اس کے رسول، فرشتے، خانہ کعبہ، مساجد، قرآن کریم، دینی کتابیں، بزرگان دین، علمائے کرام، والدین؛ ان سب کا ادب، تعظیم اور محبت دل میں بٹھالیں۔ باادب انسان کا دل کھرے کھوٹے کو پرکھنے کا ترازو بن جاتا ہے کہ نہ خود اس کے منھ سے غلط بات نکلتی ہے اور اگر کوئی دوسرا بکے تو اس کو ناگوار گزرتی ہے۔ اسی لیے کہتے ہیں کہ ''ان پڑھ باادب اچھا ہے پڑھے لکھے بے ادب سے۔'' اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ۔ (الحج:۳۲)

''جو اللہ کی نشانیوں کی تعظیم کرے تو یہ دلوں کی پرہیزگاری ہے''۔

2- ہنسی، مذاق، تفریح و دل لگی کی عادت مت بنائیں اور کبھی ہو تو اس میں دینی و مذہبی باتوں کو مت لائیں۔ خصوصاً اللہ تعالیٰ، اس کی ذات و صفات، انبیائے کرام، ملائکہ، جنت و دوزخ، عذاب و ثواب، نماز، روزہ وغیرہ احکام شرع کا ذکر ہنسی تفریح میں ہرگز مت لائیں ورنہ ایمان کے لیے خطرہ پیدا ہو سکتا ہے۔ شعائر الٰہیہ کے ساتھ مذاق و استہزا کفر ہے۔

3- بعض لوگ اس قسم کی باتیں سب کو خوش کرنے کے لیے بول دیتے ہیں جن کا بولنا اور بہ رضا و خوشی سننا کفر ہے۔ ان لوگوں اور ایسی باتیں کرنے والوں سے دور رہنا ضروری ہے۔ مثلاً سب مذہب ایک جیسے ہیں۔ خدمت خلق ہی دین و ایمان ہے۔ وطن پہلے ہے مذہب بعد میں۔ ہم پہلے فلاں ملک کے باشی ہیں مسلمان بعد میں۔ رام رحیم دونوں ایک ہیں۔ وید و قرآن میں کوئی فرق نہیں۔ مسجد و مندر دونوں خدا کے گھر ہیں یا دونوں جگہ خدا ملتا ہے۔ نماز پڑھنا فارغ لوگوں کا کام ہے۔ روزہ وہ رکھے جس کو کھانا نہ ملے۔ نماز پڑھنا نہ پڑھنا سب برابر ہے، ہم نے بہت پڑھ لی کچھ نہیں ہوتا ہے۔ یہ سب کلمات خالص کفر، غیر اسلامی، کافروں کی بولیاں ہیں جن کو بولنے سے آدمی کافر، اسلام سے خارج ہو جاتا ہے۔ سیاسی لوگ اکثر اس قسم کی باتیں ووٹ لینے کے لیے بکتے ہیں، لیکن اپنا ایمان بیچ کر بھی انھیں ہاتھ کچھ نہیں آتا۔

4- مسلمانوں میں جو نئے نئے فرقے اُٹھ رہے ہیں ان سے دور رہنا نہایت ضروری ہے، یہ ایمان و عقیدے کے لیے سب سے بڑا خطرہ ہیں مذہب اہل سنت، بزرگوں کے طریقے پر قائم رہنا ایمان و عقیدے کی حفاظت کے لیے نہایت ضروری ہے۔ اور مذہب اہل سنت کی صحیح ترجمانی اس دور میں اعلیٰ حضرت مولانا احمد رضا خاں فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمائی ہے۔ اُن کی تعلیمات عین اسلام ہیں۔

فلمی گانوں میں کفریات

آج کل اسلام دشمن طاقتیں فلموں اور گانوں کے ذریعے مسلمانوں کو کافر بنانے اور ان کے ایمان و عقیدے کو تباہ کرنے کی منظم سازشیں کر رہی ہیں۔ فلم کی مزیداریوں اور گانوں کی لطف اندوزی کے سہارے بڑے بڑے کڑوے گھونٹ مسلم نسلوں کی گھاٹی سے اُتارے جا رہے ہیں۔ صحیح بات یہ ہے کہ آج کل فلموں، ٹیلی ویژنوں کے ذریعے کافر اپنے دھرموں کا پرچار کر رہے ہیں۔ ذیل میں ہم چند فلمی گانوں کے وہ اشعار قلم بند کر رہے ہیں جن کا کفر ہونا اتنا ظاہر ہے کہ اس کے لیے کسی عالم یا مولانا صاحب سے پوچھنے کی قطعی ضرورت نہیں ہے، بلکہ عام آدمی بھی جان سکتا ہے کہ یہ خالص کافرانہ

بکواسات ہیں:

؎ خدا بھی آسمان سے جب زمین پر دیکھتا ہوگا
مرے محبوب کو کس نے بنایا سوچتا ہوگا

؎ اب آگے جو بھی ہو انجام دیکھا جائے گا
خدا تراش لیا اور بندگی کر لی

؎ رب نے مجھ پر ستم کیا کیا ہے
سارے جہاں کا غم مجھے دے دیا ہے

اسی طرح ان تمام اشعار میں بھی صریح توہین وکفر ہیں:

؎ جانے دل میں کب سے ہے تو — جب سے میں ہوں تب سے ہے تو
مجھ کو مرے رب کی قسم یارا — رب سے پہلے ہے تو

؎ تجھ کو دی صورت پری سی، دل نہیں تجھ کو دیا
ملتا خدا تو پوچھتا یہ ظلم تو نے کیوں کیا؟

؎ روپ یہ تیرا سیپ کا موتی یا آسمان کی دھول ہے
تو ہے قدرت کا کرشمہ یا خدا کی بھول ہے

؎ چاہا ہے تجھے چاہیں گے
تجھے اپنا خدا ہم بنائیں گے

؎ دل میں ہو تم، آنکھوں میں تم — بولو تمہیں کیسے چاہوں؟
پوجا کروں، سجدہ کروں — بولو تجھے کیسے چاہوں؟

؎ پتھر کے صنم تجھے ہم نے محبت کا خدا جانا
بڑی بھول ہوئی یہ کیا سمجھا یہ کیا جانا؟

؎ مانگ لوں گا میں خدا سے چرا لوں گا تجھے
تجھ سا موتی دوسرا اس کے خزانے میں نہیں

؎ ہر دکھ کو گلے لگایا ہر مصیبت میں ساتھ نبھایا
کیا کروں تعریف فرصت سے رب نے انہیں بنایا

دُنیا بنانے والے دُنیا میں آ کے دیکھ
صدمے ہے جو میں نے تو بھی اُٹھا کے دیکھ

؎ اے خدا! ان حسینوں کی پتلی کمر کیوں بنائی
تیرے پاس مٹی کم تھی یا تو نے رشوت کھائی

؎ حسینوں کو آتے ہیں کیا کیا بہانے
خدا بھی نہ جانے تو ہم کیسے جانیں

نئے سال کی مبارکبادیاں

مسلمانوں میں انگریزی سال کے پہلے دن یکم جنوری کو خوشیاں منانے، مٹھائیاں بانٹنے مبارکیں دینے کا رواج عام ہوگیا ہے۔ اس موقع پر اور بھی طرح طرح کی فضول خرچیاں کی جاتی ہیں۔

یاد رہے! یکم جنوری ہو یا یکم اپریل (اپریل فول)، 25 دسمبر بڑا دن ہو یا گڈ فرائی ڈے! ان سب کا اسلام اور مسلمانوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ یہ سب عیسائیوں کے تہواروں کے دن ہیں اور وہ ان دنوں میں خوشیاں مناتے ہیں۔

مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے اسلامی تہوار منائیں اور اسلامی دنوں کو اہمیت دیں۔ عیسائیت نہ اپنائیں۔ ایسا نہ ہو کہ عیسائیوں کے ساتھ مل کر خوشیاں منانے والے مسلمانوں کا حشر بھی عیسائیوں کے ساتھ ہو۔ کیوں کہ حدیث شریف میں ہے۔ حضرت محمد ﷺ فرماتے ہیں:

مَنْ تَشَبَّهَ بِقَوْمٍ فَهُوَ مِنْهُمْ۔

''جو جس قوم کا طریقہ کار اپنائے وہ انہیں میں سے ہے''۔ (سنن ابوداؤد ۲/۲۰۳)

غیر ضروری سوالات کرنا

آج کل کئی لوگوں کو غیر ضروری سوالات کرنے کی عادت پڑ گئی ہے۔ وہ بھی عمل و اصلاح کی غرض سے نہیں ہوتے، بلکہ دوسروں کو عاجز کرنے یا اور کسی فاسد مقصد سے۔

ایک صاحب کو میں نے دیکھا کہ وہ مال دار ہونے کے باوجود بھی قربانی نہیں کرتے تھے اور مولوی صاحب سے معلوم کر رہے تھے کہ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی جگہ ذبح کرنے کے لیے جو دُنبہ لایا گیا تھا وہ نر تھا یا مادہ اور اُس کا گوشت کس نے کھایا تھا؟ وہیں اُن جیسے دوسرے صاحب بولے کہ وہ دُنبہ